مولانا ارشاد الحق اثری قسط ۹

مولانا شمس الحق عظیم آبادیؒ

۲۰۔ **عقود الجمان فی جواز تعلیم الکتابۃ للنسوان**: یہ رسالہ بھی ایک استفسار کا جواب ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا عورتوں کو لکھنے کی تعلیم دینا جائز ہے یا نہیں۔ محدث ڈیانویؒ اس کے جواز کے قائل ہیں پہلے انھوں نے مانعین کے دلائل کا تجزیہ کیا اور پھر اس کے جواز کے دلائل دیے ہیں اور محدثات کا بھی ذکر کیا ہے جو کہ اپنے وقت کی محدثہ تھیں اور کتابت جانتی تھیں۔ اور آخر میں لکھا ہے کہ عورتوں کو لکھنا سکھانا جائز ہے اور فساد کے ڈر سے جو عدم جواز کے قائل ہیں تو یہ فساد دراصل جہالت اور سوءِ تربیت کا نتیجہ ہوتا ہے۔ اس کی اہمیت و جامعیت کا اندازہ اسی سے کیا جا سکتا ہے کہ مؤلف مرحوم نے اسے ۴۳ مختلف کتب سے مرتب کیا ہے جن میں اکثر مطبوع اور بعض مخطوط ہیں۔ مولانا نے یہ رسالہ ۱۳۰۷ھ میں رقم فرمایا تھا جسے مولانا تلطف حسین عظیم آبادی نے مطبع فاروقی دہلی سے ۱۳۱۱ھ میں طبع کرایا جو بڑے سائز کے پانچ صفحات پر مشتمل ہے اور سبل السلام مطبوعہ فاروقی دہلی کے ساتھ ملحق ہے۔ ہمارے سامنے اس وقت حضرت مولانا عبدالتوابؒ صاحب ملتانی کا مملوکہ نسخہ ہے جو ان دنوں الجامعۃ السلفیہ فیصل آباد کی لائبریری کی زینت ہے۔ جس کے سرورق پر مولانا محدث ملتانی نے لکھا ہے کہ ۱۳۱۱ھ میں مجھے یہ کتاب مبارک حضرت مولانا ڈیانویؒ نے تحفۃً دی ہے گویا جن دنوں میں کتاب طبع ہوئی انھی ایام میں محدث ملتانی مولانا ڈیانوی کے ہاں قیام پذیر تھے۔ رحمہما اللہ رحمۃ واسعۃ۔

"عقود الجمان" اصل میں فارسی میں ہے جس کی تعریب ۱۳۸۱ھ میں المکتب الاسلامی دمشق سے شائع ہو چکی ہے۔ ہمارے زیر نظر اس کا کوئی نسخہ نہیں البتہ مولانا محمد عزیر صاحب نے لکھا ہے کہ "تعریب" میں مختلف نوعیت کی بڑی فاش غلطیاں ہیں۔ حد یہ ہے کہ مترجم نے بعض عبارتوں تک کا ترجمہ نہیں کیا بعض عبارتوں اور اسماء کتب کو بھی بدل دیا ہے اور اس تبدیلی میں ان سے خطا میں ہوئی ہیں۔ نیز لکھتے کہ اس کا خطی نسخہ خدا بخش لائبریری میں محفوظ

ہے جوکہ خود مؤلف کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے اور کل آٹھ اوراق پر مشتمل ہے۔

۲۱- سیرۃ الشیخ المحدث عبداللہ "جھاؤ" الہ آبادی اس رسالہ کا ذکر مولانا ابو ضیا محمد قمرالدین الہ آبادی نے اپنے ایک مکتوب میں کیا جوکہ مرحوم اخبار اہل حدیث امرتسر مطابق ۱۱ اگست ۱۹۱۸ء میں مطبوع ہے۔ مگر وائے افسوس کہ اس سیرت کا کہیں علم نہ ہوسکا۔ مولانا سید عبدالحی الحسنی نے نزہۃ الخواطر میں تذکرۃ النبلاء کے حوالہ سے مولانا عبداللہ صاحب محدث الہ آبادی کا ذکر کیا ہے اور "تذکرۃ النبلاء" محدث ڈیانوی ہی کی تصنیف ہے جوکہ فارسی میں ہے اور مولانا محمد قمرالدین صاحب کے مکتوب سے ظاہر ہوتا ہے کہ محدث الہ آبادی کی یہ سیرت اردو میں تھی۔ ممکن ہے مولانا ڈیانوی نے اسی کا اختصار تذکرۃ النبلاء میں کیا ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم ملخصاً من حیات المحدث ص۱۲۶ محدث الہ آبادی کا ترجمہ نزہۃ الخواطر (ص ۳۰۴، ۳۰۶ ج ۷) میں دیکھا جاسکتا ہے۔

۲۲- تذکرۃ النبلاء فی تراجم العلماء اس کا ذکر جریدہ اہل حدیث امرتسر اور نزہۃ الخواطر میں ملتا ہے۔ بلکہ سید عبدالحی حسنی مرحوم نے ساتویں جلد میں تین درجن تراجم اسی "تذکرۃ النبلاء" سے نقل کیے ہیں اور شاہ محمد اسحاق محدث دہلوی اور مولانا حافظ عبدالمنان محدث وزیرآبادی کے ترجمہ میں بھی اس کے حوالہ سے کچھ عبارتیں نقل کی گئی ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ موصوف کے پیش نظر یہ کتاب تھی۔ مگر حیاۃ المحدث کے فاضل مرتب بھی لکھتے ہیں کہ مجھے اس کا کہیں سراغ نہیں مل سکا۔ نامعلوم کسی ہنگامہ کی نذر ہوگئی۔

۲۳- تحفۃ المتہجدین الابرار فی اخبار صلاۃ الوتر وقیام رمضان عن النبی المختار سید عبدالحی وغیرہ نے اس کا ذکر کیا ہے۔ موضوع نام سے ظاہر ہے کہ صلاۃ وتر اور قیام رمضان سے متعلقہ مسائل و روایات کو یکجا جمع کیا گیا تھا جیسا کہ انھوں نے رکعتی الفجر کے متعلق مسائل و احادیث کو "اعلام اھل العصر" میں جمع کیا ہے۔ یہ کتاب طبع نہیں ہوئی اور نہ ہی کہیں اس کا سراغ ملا ہے البتہ یادگار گوہری میں ہے کہ ۱۳۱۲ھ میں اس کا مسودہ تیار تھا مگر اس کی تبییض ابھی باقی تھی۔ (ملخصاً از حیاۃ محدث ص۸۴)

۲۴- تعلیق علی اسعاف المبطا "اسعاف المبطا برجال الموطا" نام سے علامہ سیوطیؒ نے مؤطا کے رجال کو جمع کیا ہے جس پر محدث ڈیانوی نے تعلیقات لکھی ہیں اور ضبط اسماء میں اور کئی تعاقب میں جہاں علامہ سیوطی سے تسامحات ہوئے ہیں حاشیہ میں اس کی

تصحیح کی گئی ہے۔ یہ رسالہ مع تعلیقات مطبع انصاری دہلوی سے ۱۳۲۰ھ میں طبع ہو چکا ہے جو بڑے سائز کے پچاس صفحات پر مشتمل ہے جس کے آخر میں علامہ سیوطیؒ کا رسالہ "اسماء اھل الصنعۃ" بھی مطبوع ہے۔

۲۵۔ **تعلیقات علی سنن النسائی** | اس کا ذکر مولانا عبدالسلام مبارکپوری مرحوم نے "سیرۃ البخاری" میں سنن نسائی کے تحت ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ سنن نسائی میں اسانید پر کم کلام کیا گیا ہے تاہم پیچیدہ مقامات بھی ہیں۔" اور حاشیہ میں لکھتے ہیں" علامہ ابوالطیب نے ان مقامات کا حل کیا ہے اس کا قلمی نسخہ موجود ہے۔" مگر طبع ثانی کے وقت جب مولانا عبیداللہ رحمانی نے حقیقت حال کے لیے مولانا ڈیانوی کے صاحبزادے مولانا محمد ادریس صاحب کو لکھا تو موصوف نے لکھا کہ "اس کے متعلق مجھے کوئی علم نہیں"۔ سیرۃ البخاری (ص ۴۶۹) مولانا محمد عزیر صاحب نے بھی لکھا ہے کہ مجھے اس کا کہیں نسخہ نہیں ملا۔ البتہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ ۱۳۲۹ھ میں مولانا ڈیانوی کی وفات تک اس کا نسخہ ان کے مکتبہ میں موجود تھا جب کہ "سیرۃ البخاری" پہلی بار حضرت کی وفات کے کچھ ماہ بعد ۱۳۲۹ھ ہی میں طبع ہوئی تھی۔ واللہ اعلم۔

۲۶۔ **تفریح المتذکرین فی ذکر کتب المتاخرین۔** | نزھۃ الخواطر (ص ۱۸۰ ج ۸) اور مرحوم اخبار اہل حدیث امرتسر ۳۱ اکتوبر ۱۹۱۹ء میں اس کا ذکر موجود ہے لیکن لکھا ہے کہ یہ کتاب مکمل نہیں ہو سکی۔ نیز تھی بھی یہ فارسی میں لہذا مولانا امام خاں نوشہروی نے جو "ہندوستان میں اہل حدیث کی علمی خدمات" میں اسے لغت عربی میں لکھا ہوا قرار دیا ہے صحیح نہیں ہے واللہ اعلم۔

۲۷۔ **تنقیح المسائل** | یہ آپ کے فتاوی کا مجموعہ تھا۔ مولانا سید عبدالحی نے لکھا ہے کہ یہ مجموعہ مکمل نہیں ہو سکا۔ مولانا محمد عزیر صاحب نے لکھا ہے ہم نے خدابخش لائبریری میں دو مجموعے ایسے لکھے ہیں جو عربی، فارسی اور اردو میں ہیں۔ جن میں سے ایک کے سر ورق پر "رسائل شتی واجوبتھا" لکھا ہوا ہے اور دوسرے مجموعہ کا پہلا ورق ضائع ہو گیا ہے۔ ممکن ہے ان میں تنقیح المسائل کا بھی کچھ ہو۔ واللہ اعلم۔ حیاۃ المحدث (ص ۱۱۱)

۲۸۔ **الرسالۃ فی الفقہ** | اس کا ذکر خدابخش لائبریری کی فہرست میں موجود ہے اور لکھا ہے "مکتوبۃ بخط المؤلف سنۃ ۱۳۱۱" کہ یہ ۱۳۱۱ھ کا لکھا ہوا ہے جو مؤلف کے خط سے ہے اور اس کے تین ورق ہیں اور ہر صفحہ میں ۲۸ سطریں ہیں۔ مولانا محمد عزیر لکھتے ہیں کہ شائقے نا کامی

کہ خدا بخش لائبریری میں تلاش کے باوجود ہمیں یہ رسالہ نہیں ملا۔ واللہ اعلم۔ حیاۃ المحدث (۱۱۵)۔

۲۹- **جوابات المزامات الدارقطنی علی الصحیحین** اس رسالہ کا ذکر کسی ترجمہ نویس نے نہیں لکھا مگر مولانا ابوالقاسم بنارسی مرحوم نے اس کا ذکر الدیح العقیم لحسم بناء عمو کریم اور "حل مشکلات البخاری" میں کیا ہے۔ امام دارقطنیؒ نے صحیح بخاری و مسلم پر الزامات و استدراکات لکھی ہیں۔ حافظ ابن حجر نے ھدی الساری میں ان اعتراضات کا جواب دیا ہے۔ ہمارے محدث ڈیانوی نے بھی اس کے جواب میں ایک مستقل رسالہ لکھا ہے۔ چنانچہ مولانا ابوالقاسم الدیح العقیم (ص ۲۱) میں لکھتے ہیں۔ مولانا شمس الحق امام دارقطنی کے اعتراضات کا جواب لکھ رہے ہیں اور حل مشکلات البخاری (ص۵ طبع ثانی) میں لکھتے ہیں۔ علامہ زماں فاضل دوراں مولانا شمس الحق ابوالطیب عظیم آبادی مرحوم و مغفور نے دارقطنی کی کتاب التتبع والاستدراک پر مطولہ حاشیہ قابلِ دید لکھا ہے خداوہ دن لائے کہ زیورِ طبع سے آراستہ ہوکر مقبول اہل جہاں ہوا اور مولانا کی یادگارِ نفیسہ ہو" "حل مشکلات البخاری" پہلی بار مولانا ڈیانویؒ کی وفات سے تقریباً دس سال بعد ۱۳۳۰ھ میں طبع ہوئی تھی جس سے واضح ہوتا ہے کہ یہ جواب مکمل تھا۔ حیاۃ المحدث کے فاضل مرتب نے بھی اس کا ذکر نہیں کیا۔ ان سے ملاقات کے وقت جب ہم نے اس کا ذکر کیا تو خوشی کے ساتھ انھوں نے اس پر تعجب کا اظہار بھی کیا اور کہا کہ میں نے اس کا سراغ تو کیا کہیں ذکر بھی نہیں پایا۔

۳۰- **الاقوال الصحیحۃ فی احکام النسیکۃ** فارسی زبان میں یہ رسالہ بڑے سائز کے ۳۲ صفحات پر مشتمل ہے جو ۱۲۹۷ھ میں مطبع فاروقی دہلی سے طبع ہوا۔ مولانا ڈیانویؒ نے خود تصریح کی ہے کہ میں ۵ رمضان ۱۲۹۴ھ میں اس کا آغاز کیا اور ۲۰ شوال کو مکمل ہوا جس میں عقیقہ کے مسئلہ پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے اور اسی ضمن میں اس سے متعلقہ دیگر مسائل کو بھی بڑے سلیقہ سے بیان کردیا گیا ہے۔ رسالہ کی جامعیت و افادیت کا اندازہ حضرت شیخ الکل میاں نذیر حسین محدث دہلوی کے بیان سے ہوسکتا ہے لکھتے ہیں۔

"ھذہ الرسالۃ ناطقۃ بالصدق والصواب ومحورھا نصیب بلا ارتیاب کمالا یخفی علی اولی الالباب فمن کان مستنا فلیستن بھذا الکتاب لیثاب عند رب الارباب یوم الحساب" الاقوال الصحیحۃ (ص ۳۰)

اس کے علاوہ مولانا شہود الحق عظیم آبادی اور حکیم عبدالرحمن کے فارسی مدحیہ قصائد بھی اس کے ساتھ آخر میں مطبوع ہیں۔

۳۱۔ دفع الالتباس عن بعض الناس۔ امام بخاریؒ نے الجامع الصحیح میں بعض مقامات پر وقال بعض الناس کہہ کر امام ابوحنیفہؒ کے بعض فقہی مسائل پر تنقید کی ہے۔ امام ابوحنیفہؒ کے دفاع میں کسی ہندی عالم نے "لبعض الناس فی دفع الوسواس" کے نام سے ایک رسالہ لکھا جس میں ناجائز وکالت کا فریضہ سرانجام دیا گیا تو اس بات کی ضرورت محسوس ہوئی کہ امام بخاریؒ کے موقف کی وضاحت کی جائے اور تحقیق کے پردہ میں جن بے اصولیوں کا ارتکاب کیا گیا ہے اس کی نقاب کشائی کی جائے۔ چنانچہ اس کے جواب میں محدث ڈیانوی نے "دفع الالتباس عن بعض الناس" کے نام سے ایک رسالہ لکھا۔ یہ رسالہ پہلی بار ۱۳۰۱ھ میں مطبع مصطفائی دہلی سے طبع ہوا۔ مگر اس کے سرورق یا اختتام پر مؤلف کے نام کی تصریح نہیں کی گئی۔ غالباً اسی لیے مولانا امام خاں نوشہروی اس وہم میں مبتلا ہو گئے ہیں کہ یہ محدث ڈیانوی کی نہیں بلکہ مولانا محمد اسمٰعیل علیگڑھی کی تصنیف ہے۔ تراجم علماء حدیث ہند (ص ۲۲۷) لیکن یہ صحیح نہیں جبکہ مولانا عبدالسلام مبارکپوری نے سیرۃ البخاری (ص ۲۵۵) میں اسے علامہ شمس الحق ڈیانوی ہی کی طرف منسوب کیا ہے اور لکھا ہے کہ علامہ ابوالطیب نے اس رسالہ کا جواب بنام "رفع الالتباس" شائع فرمایا اور اخلاص سے اپنا نام ظاہر نہ فرمایا، اسی طرح مولانا ابوالقاسم بنارسیؒ نے بھی اہل حدیث امرتسر ۳ اکتوبر ۱۹۱۹ء میں اسے مولانا ڈیانوی کی ہی تصنیف قرار دیا ہے۔ اسی طرح دوسری بار ۱۳۶۶ھ میں جب مولانا عبدالتواب محدث ملتانی نے اسے طبع کرایا تو سرورق پر اور آخر میں تصریح کر دی کہ یہ محدث ڈیانوی ہی کی تصنیف ہے۔ یہ رسالہ اب تیسری بار ۱۳۹۶ھ میں جامعہ سلفیہ بنارس سے طبع ہو چکا ہے جس میں تصحیح اور بعض غوامض کی بہترین توضیح کر دی گئی ہے اور متاخرین علمائے جو مزید ان مقامات کے متعلق لب کشائی کی ہے حاشیہ میں باحسن طریقہ ان کی بھی تردید کر دی گئی ہے۔

رسالہ کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ڈیانوی نے گو اس میں امام بخاریؒ کے موقف کو ترجیح دیتے ہوئے امام ابوحنیفہؒ کے بعض مسائل پر نقد کیا ہے لیکن ان کے ادب واحترام کو ہاتھ سے نہیں جانے دیا بلکہ ان کے ان مناقشات کو باہم شیروں کی پنجہ آزمائی سے تعبیر کرتے ہیں اور لکھتے ہیں۔

لا ننکر فضائل ابی حنیفة ولا نرجح الشافعی علیه کیف وقد اقرا الشافعی بنفسه ان الناس فی الفقه عیال لابی حنیفة وایضا قد اقر بفضائله وکمالاته ومحاسنه ومحامده خلق کثیرا ...... فهو امام جلیل نبیل عالم نبیه فقیه من افقه الناس تفقه علیه خلق کثیر ورع متعبد ذکی تقی زاهد من الدنیا راغب الی الاخرة الخ۔ دفع الالتباس (ص ۱۳۶-۱۳۷)

انہی الفاظ سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ امام ابو حنیفہؒ کو کس قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں، اس کے باوجود ان کے متعلق یہ ہرزہ سرائی کہ انھوں نے امام ابو حنیفہؒ پر بے جا طعن کیا ہے محض تقلید جامد کا شاخسانہ ہے جیسا کہ ہم پہلے بیان کر آئے ہیں۔

ان تصانیف کے علاوہ بعض کتابوں پر آپ کی مختصر تعلیقات ہیں۔ ہم نے انھیں مستقل تصانیف میں شمار کرنا مناسب نہیں سمجھا۔ مثلاً کتاب القراءت للبیہقی، خلق افعال العباد للبخاری، مجموعہ التاریخ الصغیر للبخاری وغیرہ پھر بھی بعض مقامات پر تو آپ کی تعلیقات دیکھی جا سکتی ہیں۔ مولانا محمد عزیر صاحب نے لکھا ہے کہ خدا بخش پٹنہ لائبریری میں "مجموعہ تسویدات" کے نام سے ایک مجموعہ ہے جس میں صحاح کی مختلف احادیث پر تشریحی نوٹس ہیں۔ اور بعض مباحث تو خصوصی فوائد نادرہ پر مشتمل ہیں۔ اس کے علاوہ بعض ایسے رسائل ہیں جو غلط طور پر ان کی طرف منسوب کر دیے گئے ہیں مثلاً "فتویٰ فوٹو گرافی" "مسائل ستین"، "فیض ابتدائی" کو مولانا امام خاں نوشہروی نے حضرت ڈیانوی کی تصانیف قرار دیا ہے حالانکہ یہ درحقیقت مولانا ابو الطاہر بہاری کی تصانیف ہیں۔ حضرت مولانا نے مکتوبات حضرت میاں صاحب جمع کرنے کی بھی کوشش کی تھی چنانچہ اس کے لیے احباب سے کچھ خطوط حاصل بھی کر لیے مگر زندگی مستعار نے وفا نہ کی اور یہ مبارک کام اسی طرح باقی رہ گیا۔ اہل حدیث امرتسر (۱۳ اکتوبر ۱۹۱۹ء) اور نا معلوم اسی طرح کے کتنے علمی مشاغل تھے جن کی وہ تکمیل نہ کر سکے۔

اللهم اغفر له وارحمه واکرم نزله ووسع مدخله

آمین یا رب العالمین۔